اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

محبوب ترین

انسان بنئے

ایک بہت ہی جامع حدیث کا

ترجمہ وتشریح

﴿مرتب﴾

محمد عبدالعزیز غازی

خطیب لال مسجد اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴾پیش لفظ﴿

ارشاد باری تعالی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

بے شک وہ لوگ جو ایمان اور عمل صالح کی لائن اختیار کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالی عنقریب ان کے لیے محبت کی راہیں کھول دے گا۔

علماء کرام نے اس کے تین طریقے لکھے ہیں۔

﴾۱﴿ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی ایسے نیک انسان سے خود محبت فرماتے ہیں۔

﴾۲﴿ دوسرا ان نیک انسانوں کے دلوں میں اپنی محبت ڈالتے ہیں۔

﴾۳﴿ تیسرا یہ کہ اللہ تبارک وتعالی عوام الناس کے دلوں میں ان نیک انسانوں کی محبت ڈال دیتے ہیں۔

دنیا میں ہر انسان محبت کا طالب ہے ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ اس سے سارے محبت کرنے والے بن جائیں سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان ایسا بن جائے کہ اللہ رب العزت بھی اس انسان سے محبت کرنے والے بن جائیں آپ ﷺ کی پاس ایک سائل آیا اور اس نے ۲۵ سوال کئے ان صفات حمیدہ کے بارے میں کئے جن سے انسان محبوب ترین انسان بن سکتا ہے اور جن کی طلب ہر عقل والے انسان کو ہوتی ہے ان سوالات کے آپ ﷺ نے ایسے خوبصورت جوابات فرمائے جو کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں آپ ﷺ کے نبی ہونے کی دلیل اس قسم کی احادیث میں بھی ہیں جہاں مختصر عبارتوں میں آپ ﷺ نے صفات حمیدہ کا وہ سمندر سمو دیا ہے اس حدیث مبارکہ کو پڑھیں اور اس پر عمل کریں اور محبوب ترین انسان بن جائیں۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِيْدٍؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ سَائِلُکَ عَمَّا فِىْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَة فَقَالَ لَهُ سَلْ عَمَّا بَدَالَکَ ﴿۱﴾قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَعْلَمَ النَّاس ☆قَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ تَكُنْ اَعْلَمَ النَّاس ﴿۲﴾فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَغْنَى النَّاس ☆قَالَ كُنْ قَنِعاً تَكُنْ اَغْنَى النَّاس ﴿۳﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ خَيْرَ النَّاس ☆فَقَالَ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ فَكُنْ نَافِعاً لَهُم ﴿۴﴾فَقَالَ؟ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَعْدَلَ النَّاسِ ☆قَالَ: اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَكُنْ اَعْدَلَ النَّاس ﴿۵﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَخَصَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ☆قَالَ اَكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ تَكُنْ اَخَصَّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿۶﴾ قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْن ☆قَالَ اُعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاکَ

﴿۷﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ يَّكْمُلَ اِيْمَانِىْ ☆قَالَ حَسِّنْ خَلْقَکَ يَكْمُلْ اِيْمَانُکَ ﴿۸﴾فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُطِيْعِيْن ☆قَالَ اَدِّ فَرَائِضَ اللّٰهِ تَكُنْ مُطِيْعاً ﴿۹﴾فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ نَقِيّاً مِنَ الذُّنُوْب ☆قَالَ اِغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَطَهِّرًا تَلْقَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا عَلَيْکَ ذَنْب ﴿۱۰﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ اُحْشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ النُّوْر ☆قَالَ لَا تَظْلِمْ اَحَدًا تُحْشَرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ النُّوْر ﴿۱۱﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ يَرْحَمَنِىْ رَبِّى ☆قَالَ اِرْحَمْ نَفْسَکَ وَارْحَمْ خَلْقَ اللّٰهِ يَرْحَمْکَ اللّٰه ﴿۱۲﴾ قَالَ اُحِبُّ اَنْ تَقِلَّ ذُنُوْبِى ☆قَالَ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَقِلُّ ذُنُوْبَکَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَكْرَمَ النَّاس ☆قَالَ لَا تَشْكُوَنَّ

اللّٰـهَ اِلَی الْخَلْقِ تکُنْ اَکْرَمَ النَّاسِ﴿۱۴﴾فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ یُوَسِّعَ عَلَیَّ فِی الرِّزْق☆قَالَ دُمْ عَلَی الطَّهَارَةِ یُوَسَّعُ عَلَیْکَ فِیْ الرِّزْق﴿۱۵﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَحِبَّاءِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه ☆قَالَ اَحِبْ مَا اَحَبَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَبْغِضْ مَا اَبْغَضَ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهٗ﴿۱۶﴾قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ آمِنًا مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ☆قَالَ :لَا تَغْضِبُ عَلَی أَحَدٍ تَأمَنُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَسَخَطِه ﴿۱۷﴾ قَالَ:اُحِبُّ تُسْتَجَابَ دَعْوَتِیْ ☆قَالَ : اِجْتَنِبِ الْحَرَامَ تُسْتَجَبُ دَعْوَتَکَ ﴿۱۸﴾قَالَ :اُحِبُّ اَنْ لَّا یَفْضَحَنِیَ اللّٰهُ عَلٰی رُؤُوْسِ الْأَشْهَادِ ☆قَالَ :اِحْفَظْ فَرَجَکَ کَیْلَا تُفْتَضَحُ عَلٰی رُؤُوْسِ الْأَشْهَادِ

﴿۱۹﴾ قَالَ : اُحِبُّ اَنْ یَّسْتُرِ اللّٰهُ عَلٰی عُیُوبِی☆قَالَ : اُسْتُرُ عُیُوْبَ اِخْوَانِکَ یَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَیْکَ عُیُوْبَکَ﴿۲۰﴾قَالَ : مَا الَّذِیْ یَمْحُوْ عَنِّیْ الْخَطَایَا☆قَالَ : اَلدُّمُوْعُ وَالْخُضُوْعُ وَالْأَمْرَاضُ ﴿۲۱﴾ قَالَ : أَیُّ حَسَنَةٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ☆قَالَ : حُسْنُ الْخُلُقِ وَالتَّوَاضُعُ وَالصَّبْرُ عَلَی الْبَلِیَّةِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاء﴿۲۲﴾قَالَ : أَیُّ سَیِّئَةٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰه☆قَالَ : سُوْءُ الْخُلُقِ وَالشحُّ الْمَطَاعُ ﴿۲۳﴾قَالَ :مَا الَّذِیْ یُسْکِنُ غَضْبَ الرَّحْمٰنِ ☆قَالَ : اِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ وَصِلَةُ الرَّحْمِ﴿۲۴﴾ قَالَ ؛مَا الَّذِیْ یُطْفِئُ ،نَارَ جَهَنَّم ☆قَالَ :اَلصَّوْمُ(بحواله ؛ کنزالعمال)

آپ ﷺ امی تھے اس کے باوجود آپ ﷺ احادیث میں ایسے ارشادات فرماتے ہیں جس میں علم کے سمندر پنہاں ہیں یہ احادیث آپ ﷺ کے پیغمبر ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے ایسی ہی ایک جامع حدیث جس میں سائل کے 24 سوالات کے جوابات میں رشد وہدایت اور علم کے سمندر پنہاں ہیں اس حدیث کا ترجمہ ومختصر تشریح پیش خدمت ہے۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِيْدٍؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔

فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُکَ عَمَّا فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَة

اُس نے کہا کہ میں آپ ﷺ سے سوال کرنا چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کے نفع دینے والی چیزوں کے بارے میں

﴿**تشریح**﴾ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿**فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ**﴾ پوچھ لو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سوال کرنا نصف علم ہے ہمیں چاہئے کہ دینی مسئلہ ہو یا دنیاوی اگر ہم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے پوچھ لیں یہ بہت ساری پریشانیوں کا حل ہے بہت سارے لوگ پوچھنے میں شرماتے ہیں اس لئے قدم قدم پر پریشانیوں کا شکار ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں کہ پوچھ لو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے پریشانیوں کا ایک بہت بڑا حل پیش کر دیا گیا ہے دینی مسئلہ پوچھنا ہو تو اہل ذکر علماء اکرام اور مفتیان کرام ہیں اگر جہاد کا مسئلہ پوچھنا ہو تو اہل الذکر مجاہدین ہیں اگر عمارت بنانی ہو تو اہل ذکر ماہرین تعمیرات اور انجینیئر حضرات ہیں اور بیماری ہو تو اہل علم حکماء اور ڈاکٹر حضرات ہیں غرض یہ کہ کوئی بھی آپ کام کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کام کے کرنے کا طریقہ معلوم نہیں ہے تو شرمایئے نہیں اس فن کے جاننے والوں سے معلوم کر لیجئے بہت ساری پریشانیوں سے بچے رہیں گے اگر

آپ سفر کررہے ہیں آپ کو راستہ معلوم نہیں ہے تو راستہ جاننے والوں سے پوچھ لیں بہت سارے سفر کرنے والے سفر کرتے چلے جاتے ہیں اور راستہ معلوم نہیں ہوتا اور راستہ معلوم کرنے میں شرماتے ہیں اور سستی کرتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غلط راہوں پر چل نکلتے ہیں اور تکالیف کا سامنا کرتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم زندگی کے تمام شعبوں میں جن کو ہم نہیں جانتے کرنے سے پہلے جاننے والوں سے پوچھ لیں تو اس میں بہت بڑی راحت ہے۔

فَقَالَ لَهُ سَلْ عَمَّا بَدَالَکَ (آپ ﷺ نے اس سے فرمایا پوچھو جو تم چاہو۔)

﴿تشریح﴾ آپ ﷺ انتہائی محبت، شفقت، پیار والے تھے ہر امیر غریب جاننے والے نہ جاننے والے ہر ایک کو خوش آمدید کہتے خندہ پیشانی سے ملتے اور اگر وہ سوال کرتا تو محبت و پیار سے خندہ پیشانی کے ساتھ اس کے جوابات دیتے اور اس کو جھڑکتے نہ تھے اس لئے کہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ **﴿وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾** سائل کو جھڑکیے نہیں۔

آپ ﷺ کے پاس سائل دینی علم کا ہوتا یا دنیا کی چیزوں کا دونوں ہی کو محبت وشفقت عطا فرماتے اور جھڑکتے نہ تھے اس حدیث میں ایک نئے آنے والے سائل نے آپ ﷺ سے پچیس سوالات کئے ہیں آپ ﷺ نے ہر ایک کا خوب تسلی بخش جواب عطا فرمایا اس کے ساتھ یہ حدیث آپ ﷺ کے پیغمبر ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے کہ ایک وہ ہستی جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا اور وہ امیّ ہے لیکن اس کے باوجود سوالات کے ایسے جوابات دے رہے ہیں جو معجزانہ ہیں اور ایسے جواب ہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے علماء ماہرین علم ایسے جواب دینے سے قاصر ہیں آپ ﷺ نے اس حدیث میں آنے والے سائل سے فرمایا کہ پوچھو جو پوچھنا ہے اور پھر پچیس سوالات کے انتہائی تسلی بخش جواب دیئے اس سے اہل علم اور ماہرین فن کے لئے یہ سبق ملتا ہے کہ جب ان سے کوئی انسان یا شاگرد سائل بن کر سوال کرتا ہے تو جواب کے اندر بخل نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو علم یا صلاحیت عطا فرمائی ہے اس کو دوسروں تک پہنچا دینا چاہیے تا کہ دوسرے انسان اس سے فائدہ اٹھائیں اور بتانے والے کے لئے صدقہ جاریہ بن سکے

بعض اوقات بعض سائل زیادہ سوالات کرتے ہیں تو اس سے تنگ دل نہیں ہونا چاہیے حضور ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے خندہ پیشانی سے جواب دینا چاہیے۔

آج دنیا میں کتنے ماہرین فن ہیں جو اپنا علم اور فن دوسروں کو نہیں سکھاتے اور بخل سے کام لیتے ہیں حالانکہ وہ یہ سوچیں کہ اگر وہ اپنے علم اور فن کو آگے منتقل کریں گے اور سیکھنے والے اس علم وفن سے دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل کریں گے تو سکھانے والے اہل علم کے لئے بہت بڑا صدقہ جاریہ بن جائے گا بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف دین کا علم سکھانا تو صدقہ جاریہ ہے اور کوئی دنیاوی فن سکھانا صدقہ جاریہ میں شامل نہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے دین کا علم ہو یا دنیاوی دونوں ہی سکھانا صدقہ جاریہ ہے جب کہ نیت خالص ہو اس لئے اگر آپ کے پاس دنیا کا کوئی فن ہے وہ غریبوں کو سکھا دیجئے بعض ماہرین فن اس لیے اپنے فن کو دوسروں کو نہیں سکھاتے کہ اس فن سے انکا معاش وابستہ ہوتا ہے تو عرض ہے کہ جو آپ کے مقدر میں ہے وہ آپ کو مل جائے گا اور جو مقدر میں نہیں ہے وہ ملے گا نہیں اور اگر ملے گا تو ضائع ہو جائے گا اگر آپ نے اپنا فن کچھ لوگوں کو سکھا دیا اور ان لوگوں کو اس فن کے ذریعے روزگار مل گیا اور ان کے خاندان کا ذریعہ معاش کا انتظام ہو گیا تو آپ کو ان کے سارے خاندانوں کے ذریعہ معاش بننے کا اجر ملے گا اور آپ کے لئے بہت بڑا صدقہ جاریہ بن جائے گا کتنے ماہرین فن اپنے فنوں اپنے ساتھ قبروں میں لے گئے اگر یہی فنون وہ سینکڑوں لوگوں کو سکھا دیتے اور وہ سینکڑوں لوگ آگے سینکڑوں لوگوں کو سکھا دیتے تو کتنے ہزاروں خاندانوں کے ذریعہ معاش کی صورت بن جاتی اور لاکھوں انسانوں کو یہ ماہرین فن نفع پہنچاتے اور وہ اس حدیث کے مصداق بن جاتے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسِ

ترجمہ: بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

اس لئے تمام اہل علم اور اہل فن اساتذہ سے گزارش ہے کہ وہ سائلین کو جھڑکا نہ کریں گالی گلوچ سے نوازا نہ کریں بلکہ آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اختیار کرتے ہوئے انتہائی پیار ومحبت

سے پوچھنے والوں کو جوابات سے نوازا کریں اور بہترین انسانوں میں شامل ہو جائیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ اَعْلَمَ النَّاس

(۱) اُس نے کہا؟ اے اللہ کے نبی ﷺ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں لوگوں میں سب سے بڑا عالم بن جاؤ۔

قَالَ اِتَّقِ اللّٰہَ تَکُنْ اَعْلَمَ النَّاس

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈر سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

﴿تشریح﴾ بڑا عالم وہ ہے جس میں اللہ کا ڈر، خوف، تقویٰ زیادہ ہو بڑا عالم وہ نہیں جس کے پاس معلومات کا خزانہ تو بہت بڑا ہے لیکن وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوف اور خشیت سے عاری ہے تقویٰ کا ذکر قرآن میں بار بار آیا ہے تقویٰ کے قرآن میں بہت ہی فضائل آئے ہیں تقوی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے معزز ہونے کا ذریعہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَا للّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الآیۃ)

ترجمہ؛ بیشک تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں وہ ہے جو سب سے زیادہ تقوے والا ہو۔

تقویٰ کے ذریعے ساری پریشانیاں آسان ہوتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَن یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرٰی (الآیۃ)

ترجمہ؛ اور جو تقوے کی لائن اختیار کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سارے کاموں کو آسان کر دیں گے۔

اسی طرح تقویٰ کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ رزق کی تنگی دور فرماتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَن يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ(الآية)

ترجمہ؛ جوتقوے کی لائن اختیار کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنادیں گےاوراس کورزق وہاں سے دیں گے جہاں سے تصور بھی نہ ہوگا۔

اس لئے تمام دوستوں اور ماؤں بہنوں سے گزارش ہے اگر وہ سب سے بڑے عالم اور عالمہ بننا چاہتے ہیں تو تقویٰ اورخوف کواپنے اندر پیدا کریں۔

فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَغْنَى النَّاس

(۲) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ غنی بن جاؤ۔

قَالَ كُنْ قَنِعاً تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ

آپ ﷺ نے فرمایا: قناعت اختیار کرلوگوں میں سب سے زیادہ غنی بن جائے گا۔

﴾تشریح﴿ قناعت معیشت کا سب سے بڑا سنہرااور عظیم اصول ہے اگر انسان اورقومیں قناعت کو اختیار کرلیں تو غنی بن جاتے ہیں اوراگر آمدن تھوڑی ہواورخرچ بہت زیادہ ہوتو انسان اورقومیں فقیر بن جاتی ہیں اور انہیں ہر ایک سے مانگنا پڑتا ہے اور کشکول لیکر ہر طرف پھرنا پڑتا ہے تو آپ ﷺ نے توانگری اورغنی ہونے کا بہت بڑا اصول اور ضابطہ بیان کردیا کہ قناعت کی زندگی اختیار کی جائے آج ہر انسان نے اپنی خواہشات لامحدود کردی ہیں محدود دنیا میں لامحدود خواہشات کبھی پوری نہیں ہوسکتیں اس لئے آج ہر انسان معاشی اعتبار سے پریشان ہے اگر آپ ﷺ کے بتائے ہوئے قناعت کے اصول کو آج ہم انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اختیار کرلیں تو ہم پوری دنیامیں ترقی پاسکتے ہیں بہت ساری وہ قومیں جو اگرچہ مسلمان نہیں لیکن انہوں نے انفرادی اوراجتماعی طور پرقناعت کا راستہ اختیار کرکے معاشی اعتبار سے خودکفیل ہوگئے ہیں۔ایک حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ارشادفرمایادنیا کےاعتبار سے نیچےوالوں پر نظر رکھواگرہم کھانے پینے شادی غمی اور باہر کی زندگی میں سادگی قناعت کا اصول اپنائیں اوردنیا کی چیزوں میں اپنے سے نیچےوالوں پرنظر رکھیں تو زندگی کی بہت سی پریشانیاں ختم ہوسکتی ہیں اوروقت

نکال کر ''تنبیۃ الغافلین'' میں فقر اور فقر کے فضائل کا باب پڑھیں تو فقر و فاقے کی زندگی میں مزا آنے لگے گا۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ خَيْرَ النَّاس

(۳) سائل نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں کہ میں لوگوں میں سب سے بہترین انسان بن جاؤں۔

فَقَالَ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ فَكُنْ نَافِعاً لَهُم

آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع دینے والا ہو پس تم نفع دینے والے بن جاؤ۔

﴿**تشریح**﴾ بہترین انسان وہ ہیں جو دینی اور دنیاوی اعتبار سے لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کا کنبہ اور عیال ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ محبوب ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اس لئے محبوب ترین انسان بننے کے لئے کوشش شروع کیجئے اور لوگوں کو نفع دیجئے اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو کوئی فن دیا ہے تو کوشش کریں زندگی میں سینکڑوں افراد کو وہ فن سکھا دیں اور ان کو معاشی اعتبار سے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیں اگر آپ کے پاس صحت اور فراغت کی نعمت ہے تو فارغ اوقات میں غریبوں اور کمزوروں کے کام آئیں ان کی خدمت کریں۔ اور دعوت وتبلیغ کا عظیم راستہ اختیار کر کے بھٹکے ہوئے انسانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے جوڑیں اور اگر آپ کے پاس مال ہے تو مختلف طریقوں سے لوگوں کو نفع پہنچایئے ان علاقوں میں مساجد مدارس بنائیں جہاں کے لوگ بہت غریب ہیں وہ استطاعت نہیں رکھتے مساجد و مدارس بنانے کی۔

لوگوں کو نفع دینے کے چند طریقے

(۱) پسماندہ علاقوں میں مساجد و مدارس بنا کر وہاں اچھا امام رکھیں جو قرآن اچھا پڑھ سکتا ہو اور اس کے ذمہ لگائیں کہ وہ نمازیں اہتمام سے پڑھائے اور درس قرآن اور درس، حدیث درس

فقیہ دیا کرے اس کے ساتھ ان علاقے کے بچوں کو دینی تعلیم دیا کرے اس کے لیے تنخواہ کے علاوہ الگ الاؤنس مقرر کریں کوشش کر کے امام کو مسجد ومدرسے کے ساتھ گھر بنوا کر دیں تا کہ مسجد مدرسہ چوبیس گھنٹے آباد رہے۔

(۲) پسماندہ زدہ علاقوں میں مساجد و مدارس کی ڈسپنسری کھول کر اسمیں ڈاکٹر یا حکیم رکھ کر غریبوں کا علاج کریں اور غریبوں کی ڈھیر ساری دعائیں لیں۔

(۳) پسماندہ علاقوں میں بیت المال قائم کر کے انتہائی غریب بے سہارہ لوگوں بیواؤں کی لسٹیں خوب تحقیق سے بنوا کر ان کو کارڈ جاری کریں اور ماہانہ تعاون کریں۔

(۴) ایک پریس لگائیں اور اس میں قرآن مجید حدیث کی کتابیں اور دیگر اسلامی کتب چھاپ کر سستے داموں یا مفت غریب لوگوں میں تقسیم کریں۔

(۵) غریب بے سہارا عورتیں آج غربت کی وجہ سے جسم فروشی کے لیے مجبور ہو رہی ہیں ان کے ادارے بنائیں اور ان عورتوں اور ان کے بچوں کو رہائش دیں ان کو دینی تعلیم دیں پھر جب ان عورتوں میں نیکی وتقوی کے معلوم ہو تو ان کی شادیوں کا اہتمام کریں۔

(۶) ایک ادارہ بنائیں جسکا مقصد پسماندہ علاقوں میں چھوٹے مدرسے اور مکتب قائم کرنا ہو ان مدرسوں میں غیر رہائشی طلباء وطالبات کے لیے مدرس کا انتظام کریں اور اس کو ماہانہ تنخواہ دیں اور ان بچوں کا ماہانہ سہ ماہی امتحان اور جائزہ ضرور لیں اسطرح بہت ساری عالمات گھروں میں ہوتی ہیں ایک ادارہ بنائیں جس کا مقصد ہو کہ دینی تعلیم گھر گھر عام ہو جائے تو وہ عالمات جو فارغ ہیں ان کو کہا جائے کہ اپنے گھر کے ایک کمرے میں مستقل یا وقتی مدرسے کی ترتیب بنائیں ہمارا ادارہ آپ کو تنخواہ دیا کرے گا اگر زیادہ تنخواہ نہ دیں سکیں ہزار دو ہزار ماہانہ وظیفہ مقرر کر دیں عالمہ سے کہیں آپ اپنے گھر میں دینی تعلیم دیں گھر کے کام کے لیے خادمہ رکھیں ہمارا ادارہ آپ کو ماہانہ اس کا وظیفہ دیا کرے گا اس طرح 100 مدارس کھولیں جس کے ہر مدرسے میں 25 طلباء وطالبات بھی ہوں تو کل تعداد 2500 ہو جائے گی ان مدارس کا کل خرچہ لاکھ دو لاکھ ہو گا۔ اہل

مدارس بھی اس ترتیب کو اختیار کریں تو بہت سارے مدارس ملک کے دور دراز علاقوں میں قائم ہو سکتے ہیں۔

(۷) بہت سارے علاقوں میں پانی کے شدید مسائل ہوتے ہیں وہاں نلکے کنویں کھدوائیں جس سے غریب استفادہ کریں گے سب آپ کو دعائیں دیں گے۔

(۸) اکثر شہروں، دیہاتوں، راستوں، پر علامات اور مقامات کے بورڈ نہیں ہوتے اس لئے وہ مسافر جن کو راستوں کا پتہ نہیں ہوتا وہ اکثر راستہ بھول جاتے ہیں اس طرح شہروں اور دیہاتوں میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں بھی کوئی بورڈ نہیں ہوتا جس میں شہر اور دیہات کی تفصیل ہو لوگوں کو شہروں اور دیہاتوں میں منزل تک پہنچنے میں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو مال کی وسعت دی ہے یا آپ کسی اہم منصب پر فائز ہیں تو حسب توفیق راستوں میں بورڈ لگائیں جس سے مسافت معلوم ہو کہ منزل کتنے کلومیٹر آگے ہے اور اسی طرح جہاں راستہ دو حصوں میں تقسیم ہو رہا ہو تو وہاں مسافروں کو بڑی پریشانی ہوتی ہے کہ اب کس طرف جائیں تو وہاں بورڈ لگا دیں اسی طرح ہر شہر کے باہر اور شہر کے اندر مختلف سڑکوں اور مختلف محلوں پر بورڈ ہونے چاہیے تاکہ مسافر آرام سے اپنی منزل پر پہنچ سکیں۔

(۹) عام طور پر بڑی شاہراہوں کو چھوڑ کر چھوٹی شاہراہوں کو دور دور تک نہ کوئی مسجد ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی باتھ روم وغیرہ جب مسافر سفر کرتے ہیں تو نماز کے لئے اور باتھ روم کیلئے شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مرد حضرات تو پھر بھی کچھ گزارہ کر لیتے ہیں لیکن مستورات کو بہت ہی پریشانی ہوتی ہے اہل مال یہ کوشش کریں کہ ہر شاہراہ پر پچاس کلومیٹر پر ایک مسجد جس میں عورتوں، مردوں کے لئے نماز پڑھنے کی الگ الگ جگہ ہو اور اس کے ساتھ مردوں اور عورتوں کے لئے الگ باتھ روم بنوا دیں تو لاکھوں لوگوں کو اس سے نفع ہوگا اور وہ سارے دعائیں دیں گے۔ اسی طرح مسافر خانے بھی بنوائے جائیں تو امت کو بہت نفع ہوگا۔

(۱۰) پوری دنیا میں معاشی بحران شدید تر ہو رہا ہے اس کا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ اہل

مال مختلف مدارس ، سکول، کالج ہنر کے حوالے سے کھولیں اور وہاں غریب بچوں کو مختلف ہنر سکھائیں اوراس کے ساتھ چند گھنٹے دینی تعلیم دیں اس طرح ہم ہر سال لاکھوں نوجوانوں کو ہنر سکھا سکیں گے اور کروڑوں افراد کی کفالت کا انتظام ہو جائے گا اسی طرح اہل مدارس سے بھی گزارش ہے کہ اگر ان کے پاس گنجائش ہو تو وہ بھی غریب نوجوانوں کے لئے چھوٹے چھوٹے ہنر کورس بمع تعلیم دین کورس رکھ کر ہزاروں لاکھوں نوجوانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر سکتے ہیں چند کورس جو مدارس وغیرہ میں کروائے جاسکتے ہیں مثلاً بجلی کورس ، درزی کورس ، رنگ سازی کورس ، ویلڈنگ کورس ، کارپینٹر کورس ، قالین سازی کورس ، ڈسپنسر کورس ، تعمیراتی مستری کورس ، گاڑی وغیرہ کا مستری کورس ، نرسری کورس ، کھانے پکانے کا کورس ، ڈرائیونگ کورس۔

فائدہ؛ سارے طبقے ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کی کوشش کریں تو زندگی آسان ہو سکتی ہے آج حالت یہ ہے ہر ایک حقوق لینے کی بات کر رہا ہے جب کہ اسلام حقوق دینے کا درس دیتا ہے اور دوسرے سے حق نہ ملے تو معاف کرنے کا درس دیتا ہے۔

فَقَالَ؟ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَعْدَلَ النَّاسِ

(۴) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عدل کرنے والا بن جاؤں۔

قَالَ: اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ اَعْدَلَ النَّاس

آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو سب سے بڑے عدل کرنے والے بن جاؤ گے۔

﴿تشریح﴾ آپ ﷺ نے عدل وانصاف کا کتنا پیارا ضابطہ بیان کیا ہے دنیا کے بڑے بڑے انسان ایسا ضابطہ بیان کرنے سے عاجز ہیں انسان اپنے لئے خوشیاں ، راحتیں ، سکون ، عزت ، رفعت ، بلندی ، مال ودولت ، آسائش ، پریشانیوں اور دکھوں کا دور ہونا ، پسند کرتا ہے ، اگر یہی معیار وہ سارے انسانوں کے لئے پسند کرے تو انسان سب سے عدل کرنے والا بن جائے آج

نفسا نفسی کا دور ہے ہر انسان اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے تو خوشیوں راحتوں وغیرہ کا طالب ہے جبکہ دوسرے مسلمان بھائی بہنوں اور دیگر انسانوں کے لئے اس کا معیار بدل جاتا ہے اگر آپ ﷺ کے بتائے ہوئے اس پیارے ضابطے پر سارے انسان اور مسلمان عمل کرنے والے بن جائیں تو دنیا میں ظلم وستم، قتل وغارت گری، چوری، ڈاکہ زنی، رشوت، منافع خوری، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ اور تمام طبقوں کی لوٹ مار ختم ہو جائے اور انسانوں کی زندگی پرسکون ہو جائے۔

فائدہ؛ اہل صحافت کو چاہیے کہ وہ آپ ﷺ کی ان پیاری تعلیمات کو میڈیا اور اخبارات میں اشتہارات وغیرہ کے ذریعے خوب تشہیر کریں تا کہ زندگیاں پرسکون ہو جائیں اور دنیا میں امن وامان قائم ہو۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَخَصَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

(۵) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں اللہ تعالی کے مخصوص بندوں میں سے ہو جاؤں۔

قَالَ اَكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ تَكُنْ اَخَصَّ الْعِبَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کیا کرو اللہ تبارک وتعالی کے مخصوص بندوں میں سے ہو جاؤ گے۔

﴿تشریح﴾ کائنات کی ہر چیز آسمان، ہوائیں، بادل، زمین، درخت، درختوں کے پتے، پہاڑ، پرندے، درندے، کیڑے، مکوڑے، زمین کے سارے پتھر، زمین کا ایک ایک ذرہ اللہ تبارک وتعالٰی کے ذکر میں مشغول ہے۔ارشاد باری تعالٰی ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِیْ السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (الآیة)

تسبیح کرتی ہیں اللہ کی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔

وَاِن مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِن لَّاتَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ(الآیة)

کائنات کی ہر چیز اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔

فائدہ؛ انسانوں اور جنوں کو قرآن مجید میں بار بار ذکر کا حکم دیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا ایک حدیث قدسی میں فرمایا تم مجھے خلوت میں یاد کرو گے تو میں خلوت میں یاد کروں گا اور تم مجھے محفلوں میں یاد کرو گے میں تمہیں فرشتوں کی محفل میں یاد کروں گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ہر وقت دل اور زبان سے اللہ کو یاد کریں جیسے کسی انسان کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ دنیا کے کاموں میں لگا رہتا ہے لیکن دل محبوب، محبوبہ کی طرف رہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جس نے ساری دنیا کے انسانوں کو محبوب، محبوبائیں عطا کیں اس ذات گرامی سے سب سے زیادہ محبت ہونی چاہئے اور ایمان والوں کو نشانی قرآن مجید میں یہی بتلائی کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کہ ایمان والے اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ محبت کرتے ہیں ہم سب کو چاہئے کہ صبح شام تسبیحات کا اہتمام کریں اور ہر وقت دل کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ رکھیں اور کائنات میں ہر طرف پھیلی ہوئی کروڑوں نعمتوں اور نشانیوں پر ہر وقت غور وفکر کیا کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت اور عظمت کو دل میں پیدا کریں اس پر میری کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمتیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانیاں دونوں کتابوں کا خوب غور وفکر سے مطالعہ کریں۔

ذکر انسان ہر حالت میں کرسکتا ہے بیٹھا ہو، لیٹا ہو، سفر کر رہا ہو، پاکی کی حالت میں ہو ناپاکی کی حالت میں ہو اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنا زیادہ وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی یاد اور ذکر میں گزاریں۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْن

(۲) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں احسان کا درجہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں

قَالَ اُعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ

آپ ﷺ نے فرمایا: عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی ایسے جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھ رہے ہو پس اگر تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے

﴿تشریح﴾ احسان ایک اعلیٰ مرتبہ ہے جو بہت زیادہ مجاھدوں اور ریاضتوں سے حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان عبادت ایسے کرے کہ جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھ رہا ہے جب انسان اس کیفیت سے عبادت کرے گا تو خوب اچھی عبادت کرے گا اس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنی کیفیت ہر عبادت کے وقت اس کیفیت تک لائیں کہ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھ رہیں ہیں اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو سکے تو کم از کم یہ درجہ تو اپنے اندر پیدا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں انسان گاڑی چلا رہا ہو ٹریفک پولیس والوں کو دیکھ لے تو قانون شکنی نہیں کرتا اور اسی طرح جب یہ اندازہ ہو کہ پولیس والے مجھے دیکھ رہے ہیں تو اس وقت بھی گاڑی صحیح ضابطوں سے چلاتا ہے اگر ایک پولیس کی وجہ سے انسان صحیح گاڑی چلاتا ہے تو کائنات کے خالق اور مالک ساری بہاروں کے بنانے والے ساری خوشیوں کے پیدا کرنے والے، سارے محبوبوں کے پیدا کرنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھنے یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیکھنے کا یقین پیدا ہو جائے تو ہماری عبادتوں کی کیفیت بدل جائے

قَالَ اُحِبُّ اَنْ یَّکْمُلَ اِیْمَانِیْ

(۷) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے

قَالَ حَسِّنْ خُلُقَکَ یَکْمُلْ اِیْمَانَکَ

آپ ﷺ نے فرمایا؟ اپنے اخلاق کو اچھا کرلو تیرا ایمان کامل ہو جائے گا

﴿تشریح﴾ اچھے اخلاق کے احادیث میں بہت ہی فضائل آئے ہیں ایک حدیث میں فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے وزنی چیز ترازو کے اندر اچھے اخلاق ہونگے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بطور احسان کے محمد عربی ﷺ سے فرمایا۔ ﴿**اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ**﴾ بیشک آپ ﷺ بڑے ہی عظیم اخلاق والے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں لوگوں کی کڑوی کسیلی برداشت کریں حضور ﷺ نے لوگوں کے پتھر برداشت کئے ہم لوگوں کے باتوں کے پتھر برداشت کریں کسی کو دکھ نہ دیں ہر ایک کے کام آئیں اوروں کا بوجھ اپنے ذمے لیں اپنا بوجھ کسی پر نہ ڈالیں ایسے اچھے اخلاق کے ساتھ زندگی گزاریں کہ جب دنیا سے رخصت ہوں تو اہل دین کا ایک بہت بڑا طبقہ ہمارے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کا جنازہ گزرا آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیسا انسان تھا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بہت اچھا انسان تھا بہت اچھے اخلاق والا انسان تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ گزرا تو آپ ﷺ نے پھر پوچھا یہ کیسا انسان تھا تو صحابہ کرام نے کہا یارسول ﷺ بہت برا انسان تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگی صحابہ کرام نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے دونوں مرتبہ واجب ہوگی فرمایا کیا چیز واجب ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے انسان کے بارے میں تم نے اچھائی کی گواہی دی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی دوسرے انسان کے بارے میں تم نے برائی کی گواہی دی تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگی اس لئے کہ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کے گواہ ہو زمین پر۔

علماء نے لکھا ہے کہ جس کے بارے میں دین دار لوگ اچھی گواہی دیں تو انشاء اللہ وہ جنت کا مستحق ہوگا اور جس کے بارے میں اہل دین برائی کی گواہی دیں تو اس کے لئے جہنم کا خطرہ ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی زندگی بسر کریں اعلیٰ اخلاق وکردار والی زندگی بسر کریں تاکہ جب ہم جائیں تو دنیا ہماری اچھائی کی گواہی دے فارسی کے ایک شاعر نے اس بارے میں بہت ہی پیارے اشعار کہے ہیں۔

﴿شعر﴾

یَادُ دَارِیْ کَهُ وَقْتِ زَادَنِ تُوْ　　هَمَهُ خَنْدَانُ شَوَنْد تُوْ گِرْیَانُ
آنْچَنَانُ ذِیْ وَقْتِ مُرْدَنِ تُوْ　　هَمَهُ گِرْیَانُ شَوَنَدْ تُوْ خَنْدَانُ

یاد کر جب تو پیدا ہوا تھا
تو سارے ہنس رہے تھے تورورہا تھا
بس جب تیرے مرنے کا وقت آئے
تو سارے رو رہے ہوں اور تو ہنس رہا ہو

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو سارے خاندان کو والدین سمیت خوشی ہوتی ہے ماں ،باپ، نانا ،نانی ،دادا، دادی ، چچا، ماموں ،خالہ ، پھوپھی بننے کی۔غرض سارے کے سارے خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں جبکہ آنے والا بچہ رورہا ہوتا ہے تو شاعر کہتا ہے کہ اب ایسی زندگی گزارو کہ جب تم دنیا سے رخصت ہوتو معاملہ برعکس ہو چکا ہو کہ سارا جہاں تمہارے جانے پر اشک بار ہو اور تم ہنستے مسکراتے جا رہے جیسے علامہ عبدالرشید غازی شہیدؒ دنیا سے رخصت ہوئے کہ پورا جہاں رورہا تھا اور وہ مسکراتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگئے اور ان کی قبر کی خوشبو نے کروڑوں انسانوں کے ایمان تازہ کردیئے۔

فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُطِیْعِیْن

(۸) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

قَالَ اَدِّ فَرَائِضَ اللّٰهِ تَکُنْ مُطِیْعاً

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے فرائض کو ادا کرو اطاعت گزار بندوں میں سے ہو جاؤ گے۔

﴿تشریح﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے ذمہ فرائض مقرر کئے ہیں ہم ان کو پورا کریں فرائض وہ بھی جو عبادات کی شکل میں ہیں اور فرائض وہ بھی جو انسانوں کے حقوق کی شکل میں ہیں بہت سارے لوگ صرف چند عبادات کے فرائض کو ادا کر لیتے ہیں لیکن انسانی حقوق کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی برتتے ہیں جب کہ بہت سارے لوگ انسانی حقوق کی ادائیگی کی طرف تو توجہ کر لیتے ہیں لیکن عبادات کے فرائض کی طرف توجہ نہیں

کرتے بعض تبلیغ اور جہاد کے فریضے کوخوب ادا کرتے ہیں لیکن انسانی حقوق کے فرائض میں کوتاہی برتتے ہیں جب کہ اگر ہم مکمل اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمانبرداروں میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو تمام فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔

فائدہ؛ بعض لوگ نماز، روزہ، حج ،زکوۃ ،تعلیم دین،تبلیغ، کے فریضے کو ادا کر لیتے ہیں لیکن دوسری طرف امت مسلمہ کے غریب طبقوں پر مختلف جانبوں سے ظلم ہوتا دیکھتے ہیں بے حیائی فحاشی کو بڑھتا دیکھتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کو ہرطرف ہوتا دیکھتے ہیں لیکن ذرا بھی ان چیزوں کی فکرنہیں کرتے نہ ہی ان چیزوں پر غم زدہ ہوتے ہیں بس چند اعمال کر کے خوش ہوجاتے ہیں یہ مناسب طریقہ نہیں ہے ہمارے ذمہ ہے کہ ہم تمام فرائض کی ادائیگی کی کوشش کریں تاکہ ہم مکمل فرمانبرداروں میں بن جائیں۔آپ ﷺ کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہے آپ ﷺ نے دین کے سارے شعبوں پر عمل کیا یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے آپ ﷺ معلم تھے ہم معلم بھی بنیں اور تعلیم کے میدانوں میں خوب محنت کریں آپ ﷺ مبلغ تھے ہم تبلیغ کے کام کو اپنا کام سمجھیں اور اس میدان میں خوب محنت کریں آپ ﷺ مجاہد تھے ہم بھی جہاد کے لیے ہر وقت تیار رہیں آپ ﷺ نے انسانیت کی خدمت کی ہم بھی خدمت کے شعبے کوخوب اہمیت دیں۔

بعض لوگ دین کا ایک شعبہ اختیار کرتے ہیں مثلا جہاد،تبلیغ ،تعلیم ، خدمت خلق، اور دوسرے شعبوں میں کام کرنے والوں کو اہمیت نہیں دیتے یہ مناسب طریقہ نہیں ہے یہ تمام شعبے دین کے عظیم شعبے ہیں اس لیے آپ ان سب کو 100 نمبر دیں خدمت خلق کو 100 نمبر، جہاد کو 100 نمبر۔تعلیم کو 100 نمبر۔تبلیغ کو 100 نمبر پھر یہ کوشش کریں سارے ہی دین کے شعبوں کو اختیار کریں۔کسی ایک شعبہ کا اختیار کرنا اور اس کے فضائل بیان کرنا اور دوسرے شعبوں میں کام کرنے والوں کی اہمیت کو کم کرنا یہ مناسب طریقہ نہیں ہے دین کے سارے شعبے انتہائی اہم ہیں سارے شعبے ہی تمام مسلمانوں کو اپنانے چاہیے۔

فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ نَقِيّاً مِنَ الذُّنُوْب

(۹) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں گناہوں سے پاک ہو کر اللہ تبارک وتعالی سے ملوں۔

قَالَ اِغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَطَهِّرًا تَلْقَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا عَلَيْكَ ذَنْبٌ

آپ ﷺ نے فرمایا: غسل جنابت خوب اہتمام سے کیا کر اللہ تعالی سے تم ملو گے قیامت میں اور تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

﴿تشریح﴾ پاکیزگی ،طہارت ،نظافت اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت پسند ہے اس لئے پاکیزگی کا خوب خیال کیا کریں خصوصا جب غسل فرض ہو جائے تو اس میں بلا عذر تاخیر نہیں کرنی چاہئے کپڑوں کو ہمہ وقت صاف اور پاک رکھیں۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اُحْشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ النُّوْر

(۱۰) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں قیامت کے دن خوب روشنی میں اٹھایا جاؤں۔

قَالَ لَا تَظْلِمْ اَحَدًا تُحْشَرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ النُّوْر آپ ﷺ نے فرمایا: کسی ایک پر بھی ظلم نہ کر قیامت والے دن روشنی کے اندر اٹھایا جائے گا۔

﴿تشریح﴾ حدیث میں آتا ہے۔﴿**قَالَ رَسُوْلُ ﷺ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ**﴾ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں ہوگا۔

اعمال صالحہ قیامت میں انسان کو روشنی میسر کریں گے جب کہ ظلم قیامت میں تاریکیوں کا باعث بنے گا اس لئے کوشش کریں کسی انسان اور مخلوق پر ظلم نہ کریں سب کو نفع پہنچائیں کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی نہ ہو بزرگ فرماتے ہیں مظلوم تو بن جائیں ظالم نہ بنیں اس لئے کہ مظلوم کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے اگر چہ کچھ عرصہ کے بعد ہو اور ظالم کو پکڑ آتی ہے اگر چہ کچھ عرصہ کے بعد ہو۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ يَرْحَمَنِيْ رَبِّی

(۱۱) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میرا رب مجھ پر رحم کرے۔

قَالَ اِرْحَمْ نَفْسَکَ وَارْحَمْ خَلْقَ اللّٰہِ یَرْحَمْکَ اللّٰہ

آپ ﷺ نے فرمایا: تو رحم کر اپنے نفس پر اور رحم کر اللہ تعالی کی مخلوق پر اللہ تعالی تجھ پر رحم کرے گا۔

﴿تشریح﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہیں، اور رحم کو بہت ہی پسند فرماتے ہیں ایک حدیث میں فرمایا

قال رسول اللہ ﷺ اِرْحَمُوْامَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والاتم پر رحم کرے گا، اس لیے ہم سب پر رحم کھانے والے بنیں

(۱) اپنے اوپر رحم کریں اپنے کو اخلاق حسنہ سے مزین کریں اور اخلاق رزیلہ سے پاک کریں اپنے اوپر کوئی بھی اتنا زیادہ بوجھ نہ ڈالیں جس سے صحت تباہ ہوجائے جسم اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم امانت ہے اس لئے اس کا خیال کرنا انتہائی ضروری ہے اپنی آنکھوں، کانوں، زبان، ہاتھوں وغیرہ کو گناہوں سے بچائیں تا کہ یہ جہنم سے بچ سکیں اور ایسی چیزیں استعمال نہ کریں جس سے صحت تباہ ہوتی ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہوتے ہوں مثلاً شراب نوشی، سگریٹ، چرس، افیون، شیشہ، بھنگ۔

(۲) اپنے رشتے داروں پر رحم کریں چاہے دور کے ہوں یا قریب کے، دوستوں پر رحم کریں، سب پر رحم کھانا سب کی پریشانیوں میں ان کا تعاون کرنا ان کے کام آنا ان کی کڑوی کسیلی برداشت کرنا حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ اجمعین کی سنت ہے حدیث میں آتا ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَاَحْسِنْ اِلیٰ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ

اس سے تعلق جوڑو جوتم سے تعلق کاٹتا ہے اور اس کو معاف کرو جوتم پر ظلم کرتا ہے اور اس پر احسان کرو جوتمہارے ساتھ برا سلوک کرتا ہے

اس لئے ہمیں چاہے کہ ہم ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اور رحم کرنے والے بنیں صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کی خاطر۔

فائدہ؛ اسی طرح رحم اللہ تبارک وتعالیٰ کی دیگر مخلوقات کے ساتھ بھی ہونا چاہے اگر جانور یا پرندے پالے ہوئے ہیں تو ان کی غذا مکمل اور وقت پر مہیا کرنی چاہے جانوروں کے بچے ہوں تو ان کو دودھ مکمل پینے دینا چاہیے جانوروں سے زیادہ کام نہیں لینا چاہیے کہ ان کی صحت متاثر ہو جائے یہ سوچنا چاہیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان کی جگہ پیدا کر دیتے تو ہمارا کیا حال ہوتا بعض لوگ جانوروں پر حد سے زیادہ بوجھ ڈال دیتے ہیں یہ ظلم ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ظلم پر سخت پکڑ فرماتے ہیں اور رحم کھانے پر خوب رحم فرماتے ہیں ایک بدکارہ عورت پوری زندگی غلط کاری میں مشغول رہی ایک پیاسے کتے کو دیکھا کہ وہ کنویں کے کنارے نڈھال پڑا ہے تو اس پر رحم کھاتے ہوئے کنویں کے قریب آئی اور پانی نکال کر کتے کو پانی پلا دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس بات پر اس کی بخشش فرما دی جب کہ ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا اور کھانے پینے کو نہ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے جہنم رسید کر دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنی ساری مخلوق پسند ہے اور انسانوں میں وہ انسان پسند ہیں جو اللہ کی مخلوق کیساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں ایک حدیث میں فرمایا ساری مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی عیال اور کنبہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو سارے انسانوں میں وہ زیادہ پسند ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عیال اور کنبے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہو۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ تَقِلَّ ذُنُوْبِی

(۱۲) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میرے گناہ تھوڑے ہوں جائیں

قَالَ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ تَقِلُّ ذُنُوْبُکَ

آپ نے فرمایا: اللہ تعالی سے استغفار کر تیرے گناہ تھوڑے ہو جائیں گے

﴿تشریح﴾ استغفار اور توبہ کی حیثیت گناہوں کے لئے بارود کی سی ہے جس طرح تھوڑا سا بارود بہت بڑی عمارتوں اور چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے ایسے ہی استغفار اور توبہ گناہوں کو ختم کر دیتا

ہے آپ ﷺ دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے قرآن مجید میں سورہ نوح میں استغفار کے بہت سارے برکات بیان کیے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًايُّرْسَلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلَّكُمْ اَنْهَارًا

ترجمہ؛ اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ مغفرت کرنے والا ہے بھیجے گا وہ تم پر آسمان سے بارش اور تمہیں دے گا مال اور بیٹے اور تمہارے لئے بنادے گا باغات اور نہریں ۔

علماء نے لکھا ہے کہ اس آیت میں جن نعمتوں کا ذکر ہے اگر وہ نعمتیں حاصل کرنی ہوں تو استغفار کی کثرت کریں اگر نرینہ اولاد کی طلب ہو تو استغفار کریں اگر مال کی کمی ہو یا بارشیں نہ ہو رہی ہوں تو استغفار کی کثرت کریں۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَكْرَمَ النَّاس

(۱۳) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں معزز لوگوں میں سے ہو جاؤں۔

قَالَ لَا تَشْكُوَنَّ اللّٰهَ اِلَى الْخَلْقِ تَكُنْ اَكْرَمَ النَّاسِ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کی شکایت مخلوق کے سامنے نہ کر معزز لوگوں میں سے ہو جائے گا۔

﴿تشریح﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے لئے اتنی زیادہ نعمتیں پیدا کیں ہیں کہ اگر ہمارے جسم کے ملینوں کھرب خلیوں کو زبانیں ملیں اور یہ ساری زبانیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کریں تو پھر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا نہ ہوگا جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت ساری وہ نعمتیں رکھی ہیں جن سے ہمارا دل خوش ہوتا ہے اسی طرح بہت ساری نعمتیں ایسی رکھی ہیں جن سے طبیعت پریشان اور دکھی ہوتی ہے لیکن وہ نعمتیں ہماری اصلاح، گناہوں کے کفارہ، مستقبل کی بہتری، دنیاوی عزت ،اخروی عزت، درجات کی بلندی کی غرض سے بہت ہی فائدہ مند ہیں۔

اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے دکھوں، پریشانیوں، امراض، محبوب رشتوں کے بچھڑ

جانے کی تکلیف وغیرہ کی نعمتوں کو بھی دنیا میں رکھا ہے اگر چہ یہ سب چیزیں طبیعت پر سخت گراں گزرتی ہیں جیسے چھوٹے بچوں کو سکول یا مدرسے بھیجا جائے تو وہ روتے ہیں لیکن والدین ان کے مستقبل کی بہتری کے لئے ان کے رونے برداشت کرتے ہوئے انہیں زبردستی سکول بھیج دیتے ہیں ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے سارے انسانوں کی حیثیت بچوں کی سی ہے کہ وہ وقتی فائدے، لذت، خوشیوں کی چیزوں کو پسند کرتے ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت کی عظیم درجے دینا چاہتے ہیں۔

اس لئے جہاں اربوں، کھربوں لذتوں خوشیوں والی نعمتوں سے نوازتے ہیں وہاں کبھی کبھی پریشانیوں، دکھوں، اور قسم قسم کے امراض کی نعمت عطا فرماتے ہیں انسان کے سامنے تو مچھر کے پر کے برابر دنیا کا منظر ہے اس لئے وہ اسی منظر کو سامنے رکھ کے فیصلے کرتا ہے دنیا میں انسان وقتی لذتوں خوشیوں والی نعمتوں کو پسند کرتا ہے جب کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے آخرت کے بے حساب عجیب وغریب حسین مناظر بھی ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نیک متقی انسانوں اور دکھی انسانوں کے لئے بنائے ہیں اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت کے حسین مناظر اور مرتبوں کو سامنے رکھ کر کچھ سخت فیصلے فرماتے ہیں جو ہماری طبیعتوں پر گراں گزرتے ہیں۔

لیکن ہمیں سوچنا چاہئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والے ہیں اور اسی نے تو ان گنت وہ نعمتیں دی جن سے دل خوش ہوتا ہے اگر اسی نے ہماری اصلاح کی خاطر، گناہوں کے کفارے، دنیا کی بلندیوں، آخرت کی بلندیوں کی خاطر ہمیں کچھ ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جن سے دل دکھی ہیں دل ہوتے ہیں دل بے قرار اور بے چین ہوتے ہیں تو یہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقصود ہے اللہ تبارک وتعالیٰ غم زدہ دلوں سے پیار فرماتے ہیں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتے ہیں ہماری آہ وزاری کو پسند کرتے ہیں اور ان پریشانیوں کے بدلے میں ہمیں وہ کچھ عطا فرمائیں گے جس کا ہم سوچ نہیں سکتے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا چاہئے رضا بالقضاء کی کیفیت پیدا کرنی چاہیے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی شکایت زبان پر نہیں لانی چاہیے

جیسی کیفیت کیوں نہ ہو کوئی پوچھے کیا حال ہے تو کہیں الحمدللہ بہت اچھی کیفیت ہے اللہ کا بڑا شکر ہے اللہ کے بڑے احسانات ہیں نہ یہ کہ ہر وقت زبان پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی شکایات ہوں۔ جیسا اجکل لوگوں کا شیوہ بن چکا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا واقعہ

حضور ﷺ کے پاس حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور یہ عرض کی کہ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خوش خبری دیں کہ ان کو شفا مل جائے گی تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو شفا ملنے کی خوشخبری دی اور یہ پوچھا کہ آپ کو کیا تکلیف تھی تو فرمایا سات سال سے داڑھ میں درد تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتلایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا کہ دوست کی شکایت کیسے کرتا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں پر نظر رکھنی چاہیے اور کہیں اگر اللہ تبارک وتعالیٰ بطور آزمائش امتحان یا تربیت کے لیے کوئی تکلیف دیتے ہیں تو ہر ایک کے سامنے اس کا شکوہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کر کے رضا بالقضاء کی کیفیت پیدا کرنی چاہیے۔

(۱۴) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میرا رزق مجھ پر وسیع کر دیا جائے

قَالَ دُمْ عَلَی الطَّھَارَۃِ یُوَسَّعُ عَلَیْکَ فِیْ الرِّزْقِ

آپ ﷺ نے فرمایا: طہارت پر مداومت اختیار کرو تیرا رزق وسیع کر دیا جائے گا۔

﴿تشریح﴾ طہارت پاکیزگی رزق کی وسعت کا سبب ہے اس لئے جسم کی طہارت، کپڑوں کی طہارت، دل کی طہارت کا خصوصی اہتمام کیجئے بہت سارے لوگ کپڑوں کی طہارت کا اہتمام نہیں کرتے ظاہراً تو کپڑے صاف ہوتے ہیں لیکن پاک نہیں ہوتے طہارت یہ ہے کہ صاف بھی ہوں اور پاک بھی ہوں ایسے ہی جسم بھی صاف ہونا چاہیے اور پاک بھی ہونا چاہیے اور کوشش تو یہ کرنی چاہیے کہ انسان ہر وقت باوضو رہے دل کی طہارت یہ ہے کہ دل حسد، بغض، کینہ، تکبر، عجب

، ریا، تمام اخلاق رزیلہ سے پاک ہو۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَحِبَّاءِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه

(۱۵) **اُس** نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بن جاؤں۔

قَالَ اَحِبْ مَا اَحَبَّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَبْغِضْ مَا اَبْغَضَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

آپ ﷺ نے فرمایا: تو پسند کر اس چیز کو جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے اور ناپسند کر ان چیزوں کو جن کو اللہ اور اس کا رسول ناپسند کرتا ہے۔

﴿**تشریح**﴾ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ترین انسان بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو محبوب جانے جس کو اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں یعنی محبت کا سبب ذاتی خواہشات نہ ہوں بلکہ محبت صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر ہو وہ تمام لوگ، وہ تمام چیزیں وہ تمام کام، وہ تمام اعمال جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہیں ان کو محبوب جاننا چاہئے اور وہ تمام لوگ اور تمام اعمال وغیرہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناپسند ہیں ان کو ناپسند جاننا چاہئے۔

قَالَ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ آمِنًا مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ

(۱۶) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میں اللہ تعالی کی ناراضگی سے محفوظ رہوں۔

قَالَ :لَا تَغْضَبْ عَلَى أَحَدٍ تَأْمَنْ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَسَخَطِه

آپ ﷺ نے فرمایا: کسی پر غصہ نہ کیا کر اللہ تبارک وتعالی کے غصے اور ناراضگی سے محفوظ رہے گا۔

﴿**تشریح**﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کا کتنا پیارا عمل بتایا گیا کہ ہم کسی پر غصے نہ ہوں غصہ اگر شرعی حدود میں ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو اور نفس کا اس میں کوئی عمل دخل

نہ ہوتو اچھی چیز ہے ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن جب غصہ صرف اپنے نفس کو تسکین دینے کے لئے ہو اور شرعی حدود کا اس میں خیال نہ ہو تو انتہائی تباہ کن چیز ہے دنیا میں قتل وغارت گری ،اداروں کی تباہی ،تنظیموں کی تباہی ،خاندانوں کی تباہی ،گھروں کی تباہی کا بڑا سبب غصہ ہی تو ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل ہوجاتے ہیں طلاقیں ہوجاتیں ہیں اس لئے غصے کو صرف شرعی حدود تک محدود رکھا جائے یعنی جب بھی غصہ آئے تو خوب سوچنے کے بعد کہ کیا مجھے شریعت اس وقت غصے کی اجازت دیتی ہے اور کتنی اجازت دیتی ہے بس اسی حد تک غصہ کیا جائے جس کا مقصد صرف اور صرف تربیت ،اصلاح اور تنبیہ ہو اس کے علاوہ غصے سے بچا جائے اس لئے کہ غصہ تباہیوں کا باعث بنتا ہے ایک ایسی آگ لگاتا ہے جو اداروں ،تنظیموں ،خاندانوں ،گھروں کو جلا کر خاکستر کردیتا ہے۔

جب غصہ آئے تو یہ سوچا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھی میری کتنی باتوں پر غصہ آتا ہوگا اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ذرا سی بھی پکڑ فرمالیں تو میرا کیا بنے گا اور غصہ آتے ہی فوراً ہی چند اعمال کریں۔

(۱) اپنی کیفیت کو بدل دیں (۲) بیٹھیں ہو تو کھڑے ہوجائیں (۳) کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں (۴) محفل میں ہوں تو اٹھ کر چلے جائیں (۵) کسی پر غصہ آرہا ہو تو اس کے سامنے سے خاموشی سے ہٹ جائیں (۶) وضو کرکے دو رکعت نفل شروع کردیں اور دعا کریں کہ یا اللہ میرے غصے کو ٹھنڈا کردے (۷) گھر والوں پر زیادہ غصہ آئے تو گھر والوں کو محبت سے چند دن کے لئے اپنے والدین کے گھر بھیج دیں یا پھر خود تین دن یا چالیس دن کے لئے تبلیغ میں نکل جائیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوب رو کر آہ وزاری کے ساتھ غصے کے لئے اور پریشانی کے حل کے لئے دعا کریں (۸) ملازم پر غصہ آرہا ہو تو اس سے کہیں کہ ابھی میرے پاس سے چلے جاؤ۔

انشاءاللہ ان اعمال کے کرنے سے غصے میں کمی آجائے گی۔

﴿ایک بھیانک غلطی﴾

بعض والدین اساتذہ بچوں اور بچیوں کو سب کے سامنے ڈانٹے اور خوب برا بھلا کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم تو اس کی اصلاح کی خاطر یہ باتیں کہہ رہے ہیں لیکن یہ طریقہ اصلاح کے خلاف ہے سب کے سامنے ڈانٹا اور بات بات پر جھڑکنا غلط طریقہ ہے اور بعض بچوں کو بد دعائیں دیتے ہیں یا گالی گلوچ کے ذریعے ان کو ڈانٹتے ہیں یہ طریقہ تو ناجائز اور حرام ہے اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ بچے بچی یا کسی کو علیحدہ بلا کر پیار و محبت سے سمجھائیں بار بار پیار و محبت سے سمجھانے پر نہ مانے تو سختی بھی کریں لیکن پہلے مرحلے میں ڈانٹ ڈپٹ اصلاح کا طریقہ نہیں ہے اس سے اولاد بگڑ جاتی ہے

قَالَ :اُحِبُّ تُسْتَجَابَ دَعْوَتِیْ ،

(۱۷) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ میری دعاؤں کو قبول کیا جائے۔

قَالَ : اِجْتَنِبِ الْحَرَامَ تُسْتَجَبْ دَعْوَتَکَ ،

آپ ﷺ نے فرمایا: حرام چیزوں سے اجتناب کر تیری دعائیں قبول ہوں گی۔

﴿تشریح﴾ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب انسان کا کھانا، پینا، پہننا، حرام کا ہو انسان کتنی ہی آہ زاری سے دعائیں کرے تو دعائیں قبول نہیں ہوتیں دعا کے قبول ہونے کی شرائط میں یہ بھی ہے کہ انسان تمام حرام چیزوں اور تمام حرام کاموں سے بچے اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں تو حرام کاموں اور حرام چیزوں سے اجتناب کریں۔

قَالَ :اُحِبُّ اَنْ لَّا یَفْضَحَنِیَ اللّٰہُ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَادِ ،

(۱۸) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں اس بات کو کہ اللہ تعالی مجھے سب لوگوں کے سامنے رسوا نہ کرے۔

قَالَ :اِحْفَظْ فَرَجَکَ کَیْلَا تُفْتَضَحُ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَادِ ،

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر تا کہ سارے انسانوں کے سامنے رسوائی سے بچ جاؤ۔

﴿تشریح﴾ انسان کی شرمگاہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک عظیم مقصد کے تحت لذت رکھی ہے اگر یہ شرعی حدود میں استعمال ہو تو انسان کی پاکیزگی، عفت، پاکدامنی وغیرہ کا باعث بنتی ہے اور یہ لذت انسان کی جائز تفریح کا عظیم کا ذریعہ بنتی ہے اور اگر شرمگاہ شرعی حدود سے تجاوز کر جائے گا تو انسانوں کی دنیا کی زندگی بھی تباہ ہو جاتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی اس لئے آپ ﷺ نے سارے انسانوں کے سامنے رسوائی سے بچنے کا طریقہ یہ بتایا کہ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو یعنی اس کو غلط طریقوں سے استعمال نہ کرو۔

(ا) ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا

مَن یَّضمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ

جو بھی دو باتوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں ایک منہ اور دوسری شرمگاہ کی

قَالَ : اُحِبُّ اَنْ یَّسْتُرَ اللّٰہُ عَلٰی عُیُوبِیْ ،

(۱۹) اُس نے کہا؟ میں پسند کرتا ہوں یہ کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی پردہ پوشی کرے۔

قَالَ : اُسْتُرْ عُیُوْبَ اِخْوَانِکَ یَسْتُرِ اللّٰہُ عَلَیْکَ عُیُوْبَکَ ،

آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے مسلمان بھائی کے گناہوں کی پردہ پوشی کر اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔

﴿تشریح﴾ پردہ پوشی کے احادیث میں بہت ہی فضائل آئے ہیں اگر انسان چاہتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے عیوب پر پردہ ڈالیں تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی، بہنوں کے عیوب پر پردہ ڈالے۔

آج جہاں اور برائیاں بہت زیادہ پھیل چکی ہیں ان برائیوں میں ایک برائی یہ بھی ہے کہ تمام لوگ دوسروں کے عیوب کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور اپنے عیبوں کی فکر چھوڑ دی ہے ٹی وی کے چینل ہوں یا اخبارات، گھر کی محفلیں ہوں، یا باہر کی بہت ساری محفلیں ان سب میں دوسروں کی برائیاں خوب کھول کر بیان کی جا رہی ہیں ہر ایک کو فکر ہے کہ میں اپنے مخالف کو کیسے رسوا کر سکتا

ہوں چھوٹی سی غلطی کو پہاڑ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے ۔ ہر طرف غیبت کی محفلیں جمی ہوئی ہیں اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ہم محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں ۔

قَالَ : مَا الَّذِیْ یَمْحُوْ عَنِّیْ الْخَطَایَا،

(۲۰) اُس نے کہا؟ کون سی چیزیں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں ۔

قَالَ : اَلدُّمُوْ عُ وَالْخُضُوْ عُ وَالْاَمْرَاضُ،

آپ ﷺ نے فرمایا: آنسو، عاجزی اور امراض

﴿**تشریح**﴾ گناہوں کو دھونے کے لئے اور مٹانے کے لئے آنسو، عاجزی اور امراض انتہائی اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں آنسو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ آنکھ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے خوف سے روتی ہو وہ جہنم میں نہ جائے گی ۔

دنیا میں بھی جب انسان کسی کے سامنے روکر کوئی بات رکھتا ہے تو اکثر اپنی بات منوالیتا ہے گھروں میں بچے روکر ماؤں سے اپنی باتیں منواتے ہیں تو اس عظیم ہستی سے جو ماں سے ستر گناہ زیادہ پیار کرنے والی ہے ہم اپنی باتیں روکر آہ زاری کر کے منوا سکتے ہیں اور اپنے گناہوں کو معاف کروا سکتے ہیں ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ کسی بادشاہ کے دربار میں کسی دوسرے ملک سے کوئی موتی لا کر پیش کیے جائیں جو موتی اس کے ملک میں نہ پائے جاتے ہوں تو وہ بادشاہ ان موتیوں کی بہت قدر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم سلطنت میں عزت، جلال، رفعت، خزانے، کھربوں قسم کے عجیب وغریب موتی تو پائے جاتے ہیں لیکن خوف اور ندامت کے آنسو کے موتی نہیں پائے جاتے یہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو بہت ہی پسند فرماتے ہیں اور یہ گناہوں کو دھوڈالتے ہیں ۔

عاجز بندے اللہ تبارک وتعالیٰ کو محبوب ہیں عاجزی انسان کو بلندیاں دیتی ہے، عاجزی انسان کے گناہوں کو دھوڈالتی ہے، اس لئے ہم سب کو چاہیے عاجزی اختیار کریں اپنی حیثیت کے بارے میں سوچا کریں کہ ہماری حیثیت ہے کیا ذرا سی بیماری آجائے تو ساری کروفر نکل جائے

موت آ جائے تو مٹی اور گندگی کا ایک ڈھیر بن جائیں قبر میں جانے کے چند دن بعد کوئی ہمیں دیکھ پائے تو اتنی نفرت کرے کہ اس کا تصور بھی نہ ہو اس لئے اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ اپنی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے مثلاً مال و دولت، حسن وخوبصورتی، جوانی وطاقت، خوبصورت آواز، منصب وعزت تو اس پر نازاں نہ ہوں بلکہ ہر وقت یہ سوچا کریں میں آج سے کچھ عرصہ قبل کیا تھا اور اب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں سے کس مقام پر ہوں اور یہ سب نعمتیں عارضی ہیں عنقریب ختم ہو جائینگی مجھ جیسے نعمتوں والے اربوں اس زمین میں پیوست ہو کر بے نشاں ہو چکے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت مبارکہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جس سے پیار فرماتے ہیں اسے بیماریوں میں خوب مبتلا کرتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ ایک دن کا بخار ایک سال کے گناہ معاف کرتا ہے ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان کو پتہ چل جائے بیماریوں کے کتنے فوائد ہیں تو ہر وقت بیمار رہنے کی تمنا کرے حضرت ابوالدرداؓ فرمایا کرتے تھے۔

اُحِبُّ الْفَقْرَ تَوَاضُعاً لِرَبِّىْ وَاُحِبُّ الْمَرْضَ تَكْفِيْراً لِخَطِيْئَتِىْ وَاُحِبُّ الْمَوْتَ لِقَاءً لِرَبِّىْ

ترجمہ؛ میں فقر سے پیار کرتا ہوں تا کہ اپنے رب کے سامنے تواضع کر سکوں اور میں بیماری سے پیار کرتا ہوں تا کہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے میں موت سے پیار کرتا ہوں تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات ہو سکے۔

اس لئے جب بیماری آئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں اور یہ سوچیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھ سے ماں سے ستر گناہ زیادہ پیار کرتے ہیں اس لیے اگر اس نے بیماری بھیجی ہے تو یہ بیماری میرے لئے انشاءاللہ خیر و برکت و درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

(سوال) بڑوں کے تو گناہ ہوتے ہیں تو بیماری ان کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے چھوٹے معصوم بچے جنہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا ان پر بھی بیماریاں آتی ہیں اور بعض اوقات بچے سخت بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے۔

(جواب) ہر چیز کی اصل حکمتیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر بچوں کی بیماری میں یہ حکمت نظر آتی ہے کہ انسان کو بچوں سے شدید پیار ہوتا ہے انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ مجھے بیماری آ جائے لیکن بچوں کو ذرا سی بیماری بھی نہ آئے بچوں کی بیماری اصل میں والدین وغیرہ کا ہی امتحان ہوتا ہے اور والدین ہی کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اس لئے کہ گناہوں کے کفارہ کا باعث تو تکلیف ہے تو جس چیز میں تکلیف زیادہ ہوگی اس چیز میں اجر زیادہ ہوگا بچوں کی تکلیف میں انسان کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور انسان کا دل شدت غم سے پھٹ جاتا ہے اس لئے بچوں کی بیماری میں انسان کے گناہوں کا کفارہ زیادہ ہوتا ہے۔

صبر کے قرآن وحدیث میں بہت ہی فضائل آئے ہیں۔

صبر کے معنی روکنے کے ہیں صبر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) صبر عن المعصیۃ، گناہوں سے اپنے کو روکنا۔

(۲) صبر علی الطاعات، اعمال صالحہ پر مداومت کے لئے اپنے نفس کو روکنا۔

(۳) صبر علی البلیۃ، پریشانیوں، دکھوں اور تکلیفوں پر اپنے نفس کو روکے رکھنا اور اس کو مجبور کرنا کہ وہ شریعت کے دائرے میں رہے شرعی حدود سے تجاوز نہ کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کا اجر مقرر فرمایا ہے لیکن صبر ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں فرمایا کہ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر عطا کیا جاتا ہے۔

قَالَ : أَیُّ حَسَنَةٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ ،

(۲۱) اُس نے کہا؟ کون سی نیکی اللہ تبارک وتعالی کے ہاں سب سے افضل ہے۔

قَالَ : حُسْنُ الْخُلُقِ وَالتَّوَاضُعُ وَالصَّبْرُ عَلَى الْبَلِيَّةِ وَالرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ ،

آپ ﷺ نے فرمایا؛ اچھے اخلاق، تواضع، صبر کرنا آزمائش پر، اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا۔

﴿تشریح﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اچھے اخلاق پسند ہیں برے اخلاق ناپسند ہیں اس لئے ہمیں برے اخلاق سے بچنا چاہیئے آپ ﷺ اعلیٰ اخلاق والے تھے ہمیں بھی آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کو اپنانا

چاہئے ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت ،شفقت کا معاملہ رکھنا چاہئے سب کی کڑوی کسیلی برداشت کرنا چاہئے فارسی کے شاعر نے بڑا پیارا شعر کہا ہے۔

شعر

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ

ترا کے مسیر شود این مقام
کہ با دوستانت خلافست و جنگ

ترجمہ:

میں نے سنا کہ اللہ والے
دشمنوں کا دل بھی تنگ نہیں کرتے
تو کیسے اللہ والا بنے گا
کہ تیری تو اپنے دوستوں سے اختلافات اور جنگ ہیں

رضا بالقضاء؛

کائنات میں ہر کام اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر سے ہو رہا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جو کرتے ہیں خیر ہی کرتے ہیں دنیا میں ہر تکلیف، پریشانی اللہ تبارک وتعالیٰ کے امر سے آتی ہے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہنا رضا بالقضا ہے ایک بزرگ ہمیشہ خوش رہتے تھے تو کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ ہمیشہ کیسے خوش رہتے ہیں تو فرمایا میرے سارے کام میری مرضی کے مطابق ہو رہے ہیں اس لئے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تو سائل نے عرض کیا کہ حضرت یہ کیسے ممکن ہوا تو فرمایا میں نے اپنی مرضی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی کے مطابق بنا دیا ہے جو میرے رب کی مرضی وہی میری مرضی اس لئے جو پریشانی، دکھ اور تکلیف مجھے آتی ہے اس پر میں خوش رہتا ہوں حضرت مولانا محمد علی جوہر انگریزوں کی جیل میں تھے ان کی بیٹی آمنہ شدید بیمار ہوگی اور موت

کے قریب پہنچ گئی انہوں نے عدالت سے اجازت مانگی کہ جا کر بیٹی کو دیکھ لوں اجازت نہ ملی قید وبند کی صعوبت اور بیٹی کی بیماری کی پریشانی لیکن اس کے باوجود وہ رضا بالقضاء کی تصویر بنے ہوئے تھے انہوں نے اس وقت عجیب وغریب شعر کہے جوان کے دل کی کیفیت اور رضا بالقضاء کی عکاسی کررہے تھے۔

﴿شعر﴾

آمنہ تو بھی شفا پائے تو کچھ دیر نہیں
ہم تو مجبور ہیں پر اللہ تو مجبور نہیں

ہم کو تقدیر الٰہی سے نہ شکوہ نہ گلہ
اہل تسلیم ورضا کا تو یہ دستور نہیں

تیری صحت ہم کومطلوب ہے لیکن اس کو
نہیں مطلوب تو ہم کو بھی مطلوب نہیں

قَالَ : أَيُّ سَيِّئَةٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ ،

(۲۲) اُس نے کہا؟ کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا ہے۔

قَالَ : سُوْءُ الْخُلُقِ وَالشحُّ الْمُطَاعُ ،

آپ ﷺ نے فرمایا: برے اخلاق، اور ایسا بخل جس کی تابعداری کی جائے

﴿تشریح﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں اور بخل کو ناپسند کرتے ہیں سخی اللہ کا محبوب اور بخیل اللہ تبارک وتعالیٰ کا ناپسندیدہ انسان ہوتا ہے جو انسان اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے مال کو بڑھاتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے اس کے مال کو گھٹاتے ہیں ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ میں تین چیزوں پر قسم کھاتا ہوں جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

(الف) جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے مال کو بڑھائے گا

(ب) اور جو انسان مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر فقر وفاقے کا دروازہ کھولتا

ہے۔

(ج) اور جس انسان کی بے عزتی کی گئی اور اس نے معاف کر دیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی عزت کو بڑھائیں گے گھٹائیں گے نہیں۔

قرآن مجید اور احادیث پاک میں خرچ کرنے کے بہت ہی فضائل آئے ہیں اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم خوب خرچ کرنے والے بنیں اپنے عزیز و اقارب ،دوستوں،غریبوں اور فقراء، دینی مدارس، مساجد، ہسپتال، مسافر خانوں پر خوب خرچ کریں اور اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔**مَاعِنْدَکُمْ یَنْفَدُوَمَا عِنْدَاللّٰہِ بَاقٍ**

(ترجمہ) جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس پہنچ گیا وہ باقی رہنے والا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کئے ہیں جو ہر وقت یہ دعا کرتے ہیں اے اللہ تبارک وتعالیٰ جو تیری راہ میں خرچ کرے اس کے مال کو بڑھا دے اور جو تیری راہ میں خرچ نہ کرے اس کے مال کو گھٹا دے ایک حدیث میں فرمایا سخی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔

قَالَ :مَا الَّذِیْ یُسْکِنُ غَضَبَ الرَّحْمٰنِ ؟

(۲۳) اُس نے کہا؟ کون سی چیز ایسی ہے جو اللہ تعالی کے غصے کو ٹھنڈا کرتی ہے۔

قَالَ : اِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ وَصِلَةُ الرَّحْمِ ،

آپ ﷺ نے فرمایا: خفیہ صدقہ اور صلہ رحمی

﴿تشریح﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں جب بھی خرچ کریں تو خوب چھپا کر کریں کہ یہ بات اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے دکھاوے سے بچیں دکھاوے سے بڑے بڑے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں ایک حدیث میں آتا ہے قیامت کے دن سب سے پہلے تین انسانوں میں ایک سخی کو لایا

جائے گا جس نے بہت سخاوت کی ہوگی لیکن ساری سخاوت دکھاوے کے لئے ہوگی اس لئے اس کو جہنم رسید کردیا جائے گا ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں اس طرح خرچ کرو کہ دائیں ہاتھ سے کرو تو بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔

قَالَ ؛مَا الَّذِیْ یُطْفِیُٔ ،نَارَ جَھَنَّمَ ،

(۲۴) اُس نے کہا؟ کون سا عمل جہنم کی آگ کو بجھاتا ہے۔

قَالَ :اَلصَّوْمُ؛ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ

﴿**تشریح**﴾ روزہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے اس لئے حدیث قدسی ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء بنوں گا اس لئے کوشش کرنی چاہیئے رمضان کے روزوں کے ساتھ پیر اور جمعرات کا روزہ اور ایام بیض یعنی ہر عربی مہینے کی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں تاریخ کے روزوں کا اہتمام کیا کریں روزہ صحت کے اعتبار سے بھی بہت ہی مفید ہے اور جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو تمام صفات حمیدہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور تمام صفات قبیحہ سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

..................☆☆☆..................